سوال

(95) باب فی من ادعی الصحبتہ بعد الماتین

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باب فی من ادعی الصحبتہ بعد الماتین

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن حجر درنخبتہ الفکر نوشتہ الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مومناوامات علی الاسلام وورشرحش کہ ازماتن است نوشتہ ویعرف کونہ صحابتیا بالتواتراوالاستفاضتہ اوالشہرة اوباخبار بعض الصحابۃاوبعض ثقات التابعین اوباخبارہ عن نفسہ اذاکانت دعواہ ذلک تدخل تحت الامکان- ملاعلی قاری درشرح الشرح درتشریح تحت الامکان نوشتہ ای الامکان العادی والامکان الشرعی فمن ادعی صحبتہ علیہ الصلوة والسلام بعد مضی مائۃ سنۃ من وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقبل دعواہ لما صح عنہ علیہ الصلوة والسلام انہ قال لاصحابہ فی اخر عمرہ ارایتکم لیلتکم ہذہ فانہ علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی علی وجہ الارض ممن ہوالیوم علیہا احدرواہ البخاری ومسلم من حدیث ابن عمر- وعلامہ جلال الدین سیوطی درتدریب الراوی شرح تقریب النووی نوشتہ فان ادعی بعدمائۃ سنۃ من وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لایقبل وان ثبت عدالتہ قبل ذلک لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ ابن حجر نے نخبتہ الفکر میں لکھا ہے کہ صحابی وہ ہے جس نے حالت ایمان میں رسولؐ اللہ سے ملاقات کی ہو اور فوت بھی اسلام پر ہوا ہو، اوراس کی شرح میں جو کہ ماتن نے کی ہے لکھا ہے صحابی کا صحابی ہونا خبر متواتر سے معلوم ہوتا ہے یا شہرت سے یا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے یا بعض ثقہ تابعین رحمہم اللہ کی خبروں سے یا وہ اپنے صحابی ہونے کی خود باخود خبر دیوے مگر جب کہ اس کا دعوی امکان میں داخل ہو، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح الشرح میں تحت الامکان کی تشریح میں لکھا ہے کہ امکان سے امکان عادی ہے اورامکان شرعی مراد ہے پس جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کیا تو اس کا دعوی نہ قبول کیا جاوے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الحدیث ارایتکم لیلتکم ہذہ فانہ علی راس مائۃ سنۃ لم یبق احد علی ظہر الارض یرید انخرام ذلک القران قال ذلک سنۃ وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم-

علامہ جلال الدین سیوطی درتدریب الراوی شرح تقریب النووی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کرے تو اس کا یہ دعوی ہرگز قبول نہ کیا جاوے اگرچہ اس دعوے سے پہلے اس کا عادل ہونا بھی ثابت ہو کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو تمہاری اس رات سے خبر دوں کہ آج سے سو سال تک جو کوئی روئے زمین پر ہے کوئی زندہ نہیں رہے گا مراد رکھتے تھے آپ انقطاع اس قرن کا اور آپ نے اپنی وفات کے سو سال میں یہ فرمایا تھا،

وشیخ عبدالحیی الکھنوی درشرح مختصر سید شریف جرجانی نوشتہ :۔

فلوادعی احدبعد مضیئ عشربعدالمائۃ من الھجرۃ لم تقبل وکذاقال الذھبی فی میزان الاعتدال رتن الھندی ومادرک مارتن الھندی شیخ رجال ظھربعد ستمائۃ فادعی الصحبۃ والصحابۃ لایکذبون

سے حدیث صیح میں ثابت ہوا ہے کہ آپ نے اپنی امیر عمر میں صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں تم کو تمھاری اس رات کی خبر دیتا ہوں کہ اس رات سے سوسال تک جو کوئی آج روئے زمین پر ہے کوئی باقی نہ رہے گااس حدیث کوابن عمرؓ سے بخاری ار مسلم نے روایت کیا ہے ، اور مولوی عبدالحیی الکھنوی درنے شرح مختصر میں لکھا ہے کہ جو کوئی ہجرت سے ایک سودس سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کرے تو اس کا یہ دعوی نہ قبول کیا جاوے اسی واسطے ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ میں تجھ کو رتن ہندی کی کیا خبر دوں وہ شیخ دجال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سےچھ سوسال بعد ظاہر ہوا پھر اس نے صحابی ہونے کا دعوی کیا اور صحابہ کرامؓ سے کذب نہیں صادر ہوتا اس

وہذاجری علی اللہ ورسولہشیخ محمد طاہر مکی در مجمع البحار نوشتہنوع فیمن ادعی الصحبۃ من المعمرین کذبا فمنھم سرتابک ملک الھندفی بلد قنوج قال لی سبع مائۃ وخمس وعشرون مسنۃ وادعی رویتہ صلی اللہ علیہ وسلم ومات سنۃ ثلث وثلاثین وثلثمائۃ ومنھم جابر بن عبداللہ الیمامی حدث بخاری بعدالماتین عن الحسن البصری وقال حملونی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم جبیر بن الحرب ومنھم رتن الھندی شیخ دجال ظھربعدالستۃ مائۃ فادعی الصحبۃ وحدث باحادیث رتنیات وتسمی بابی الرضارتن بن نصرقال کنت فی زفاف فاطمۃ- وہوامامنی لم یخلق اوشیطان بدی فی صورۃ بشراوشیخ ضال کذاب وقداتفقواعلی ان اخرمن مات فی جمیع الارض من الصحابۃ ابوالطفیل عامر بن واثلۃ سنۃ مائۃ واثنین بمکۃ وقد ثبت انہ قال قبل موتہ بشھراونحوہ فان علی راس مائۃ سنۃ لایبقی وجہ الارض احدفانقطع المقال

نے اللہ اوراس کے رسول پر جرات کی ہے ، شیخ محمد طاہر مکی نے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ یہ نوع ان شخصوں کے بیان میں ہے کہ معمرین میں سے جنھوں نے صحابی ہونے کا جھوٹا دعوی کیا ایک ان میں سے سرتابک ہے جوکہ ملک ہند کے شہر قنوج میں ہوا ہے اس نے کہا کہ میری سات سوپچس سال کی عمر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کا بھی دعوی کیا اور تین سوتیتیس ۳۳منہ ہجری میں فوت ہوگیا اور ایک ان میں سے جابر بن عبداللہ یمامی ہے اس نے ہجرت کے دوسوسال بخاری میں حسن بصری سے حدیث سنائی کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کرلےگئےاور ایک ان میں سے جبیر بن حرب ہے اور ایک ان میں سے رتن ہندی ہے جوکہ شیخ دجال چھ سوسال کے بعد ظاہر ہوا اور صحابی ہونے کا دعوی کیا اور احادیث رتنیات بیان کیں اور اپنا نام ابی الدضارتن بن نصر ظاہر کیا اور یہ بھی کہا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں حاظر تھا اور وہ یا تو منی ہوگا ، کہ ابھی پیدا نہ ہوا ہو یاشیطان ہوگا کہ انسان کی صورت میں ظاہر ہوا ہو یا برہاکذاب اور گمراہ ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے تمام روئے زمین پر سب سے پیچھے ابوالطفیل عامر بن واثلتہ ایک سودو ہجری میں مکہ معظمہ میں فوت ہوئے اور یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ یا کچھ کم زیادہ پشتر اس بات کی خبر دی ہے کہ آج سے سوسال تک ان لوگوں میں سے کوئی روئے زمین پر نہ رہے گا ، بس فیصلہ ہوگیا

قال ابن حجر وقدوقع نحوہ فی المغرب اخبرنی ابوالبرکات بن زیدمکاتبۃ قال صافحنی والدی وقدعاش مائۃ قال صافحنی ابوالحسن علی بن الخطاب وعاش مائۃ وثلثین قال صافحنی ابوعبداللہ معمروکان عمرہ اربعمائۃ سنۃ قال صافحنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعالی فقال عمرک اللہ یامعمر ثلث عمرات فہذاکلہ لایفرح بہ من لہ عقل قال القاضی محمد الشوکانی ومنھم جعفر بن نسطوراادعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعالہ بطول العمروعاش ثلثمائۃ واربعین سنۃ قال فی الذبل لاوجودلہ وہواحدالکذابین الذین ادعواالصحبۃ بعدالمائتین انتہی-

ابن حجر نے کہا کہ ملک مغرب میں بھی ایسا ہی ظہور میں آیا ہے ، مجھ کو ابوالبرکات بن زید نے بذریعہ خط خبر دی اور کہا کہ میرے سے میرے والد نے مصافحہ کیا اور وہ سوسال زندہ رہے اس نے کہا کہ میرے سے ابوالحسن بن علی بن خطاب نے مصافحہ کیا ہے اور وہ ایک سوتیس سال زندہ رہے اس نے کہا کہ میرے سے ابوعبداللہ معمر نے مصافحہ کیا اور ان کی عمر چارسوسال کی تھی اس نے کہا کہ میرے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کیا اور میرے لیئے دعا کی پھر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا ، لہ اے معمر اللہ تیری عمر میں برکت کرے جس کو اللہ نے عقل عنایت فرمائی ہے وہ ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوتا قاضی محمد شوکافی نے کہا ہے کہ ایک ان (کذابین) میں سے جعفر بن نسطورا ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرےلیے طول عمر کی دعا کی اور وہ تین سوچالیس سال زندہ رہا ذیل میں کہا کہ اس کا کوئی وجود نہیں اور وہ ان کذابون میں سے ہے جنھوں نے دوسال کے بعد صحابی ہونے کا دعوی کیا ہے چونکہ اجماع اہل سنت است کہ ابوالطفیل عامر بن واثلتہ آخر جمیع صحابہ است وروفات وبعد ازوکے وراطراف واکناف زمین ازصحابہ نماندہ وحدیث صحیح متفق علیہ شاہد ایں معنی است کہ تاصدسال ازسال وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسے برروئے زمین نخواہد ماند پس حیوۃ ابوسعید معمر حنشی تا مائتہ ثامنہ کہ عصر امیر سید علی ہمدانی است جگو

نہ ممکن است کہ وریں رو حدیث صحیح متفق علیہ و اجماع امت است جناب امیر کبیر ہمعصر مخدوم جہانیانِ جہان بود ولادت مخدوم صاحب در سنہ سبع و سبع مائتہ و وفات او رسنہ خمس

وممایرفع دعادی ہولاء اجماع اہل العلم علی ان اخر الصحابۃ موتا فی جمیع الاوطان ابوالطفیل عامر بن واثلتہ الجہینی وکان موتہ سنۃ اثنین ومائۃ بمکۃ

وثمانین و سبعمائتہ ور تقصار نوشتہ چنین شنین شدہ کہ امیر سید علی ہمدانی بدیدن مخدوم جہانیان جہان رفت و برور حجرہ مخدوم نشست خادم خبر کرد سید علی ہمدانی نشستہ مخدوم فرمود ہمدان غیر علام الغیوب کسے نیست ایں راگفت و ایشا نزادرون نطلبید انتہی جمیع اہل علم اس پر متفق ہیں کہ تمام روئے زمین پر صحابہ کرام میں سے سب سے بعد ایک سو دو ہجری میں ابوالطفیل عامر بن واثلتہ جہنیی مکہ میں فوت ہوئے ہیں اور اس اجماع سے ان کل کذابوں کے دعوی باطل ہوجاتے ہیں چونکہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ ابوالطفیل عامر بن واثلتہ اخیر صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات کے بعد روئے زمین کے اطرافوں میں کوئی صحابہ زندہ نہیں رہا اور انہی معنے کی متفق علیہ کی صیح حدیث شہادت دیتی ہے کہ رسول کریمؐ کی وفات سے سو سال بعد ان لوگوں میں سے جو اس وقت روئے زمین پر تھے کوئی باقی نہیں رہے گا، پس ابوسعید معمر جبشی کی حیات جو کہ امر سید علی ہمدانی کا ہم عصر ہے آٹھ سو سال تک کس طرح ممکن ہے کہ اس میں متفق علیہ کی صیح حدیث کا اور اجماع امت کا رد ہوتا ہے جناب امیر کبیر مخدوم جہانیان جہاں کے ہم عصر تھے، مخدوم صاحب سات سو سات ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ نے سات سو پچاسی میں وفات پائی، تقصار میں لکھا ہے، کہ سنا گیا ہے کہ ایک دفعہ امیر سید علی ہمدانی مخدوم جہانیان جہاں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور مخدوم صاحب کے حجرہ کے دروازہ پر بیٹھ گئے خادم نے خبر کی کہ سید علی ہمدانی بیٹھے ہیں، مخدوم صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمہ دان علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں ہے یہ کہا اور ان کو اندر نہ بلایا، وایضا در تقصار نوشتہ میر سید اشرف سمنانی در سیاحت رفیق علی ہمدانی بود غرض کہ ایں ہم از اکابر بر مائتہ ثمانیہ اندیس نظر بر حدیث صیح متفق علیہ و اجماع امت صحابی بودن معمر جبشی کذاب است وزور ہذا ما ظہر لی واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفا اللہ عنہما (فتاوی غزنویہ نمبر ۱۵۶)

اور تقصار میں لکھا ہے کہ میر سید اشرف سمنانی سیاحت میں علی ہمدانی کا رفیق تھا غرضیکہ یہ سب آٹھویں صدی کے اکابروں میں سے ہیں پس متفق علیہ کی صیح حدیث اور اجماع امت پر نظر کرنے سے معمر جبشی کا صحابی ہونا باطل معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 10 ص 293-298

محدث فتویٰ